اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

ترجمہ: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔

خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء

صوفی محمد یعقوب علی علیہ الرحمہ

ایک تعارف

مؤلف

نبیرۂ شعیب الاولیاء وخلف اکبر حضور شعیب الاولیاء

ڈاکٹر سیّد غلام حسنین علوی

(بی۔یو۔ایم۔ایس۔، گولڈمیڈلسٹ جے پور)

براؤں شریف، سدھارتھ نگر (یوپی)

اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

ترجمہ: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔

خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء

صوفی محمد یعقوب علی علیہ الرحمہ

ایک تعارف

مؤلف

نبیرۂ شعیب الاولیاء و خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء

ڈاکٹر سیّد غلام حسنین علوی

(بی۔ یو۔ ایم۔ ایس۔، گولڈ میڈلسٹ جے پور)

براؤں شریف، سدھارتھ نگر (یوپی)

نام کتاب: خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء ایک تعارف

تالیف : نبیرۂ شعیب الاولیاء و خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء

ڈاکٹر سیّد غلام حسنین علوی (بی.یو.ایم.ایس.، گولڈ میڈلسٹ جے پور)

براؤں شریف، سدھارتھ نگر (یوپی)

تقدیم : مولانا عبد الحفیظ قادری علیمی

سن اشاعت: ۲۰۱۹ء

صفحات : ۴۴

معاونین: سیّد محمد یوسف یار علوی، سیّد علی مرتضیٰ علوی، سیّد علی احمد علوی،

ڈاکٹر سیّد محمد عامر علوی، سیّد محمد دانش علوی

----------{ ملنے کے پتے }----------

(۱) براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر (یوپی) 9892623918

(۲) رابعہ کلینک، روڈ نمبر ۶، بیگن واڑی، گوونڈی، ممبئی ۴۳۔

9594557478/ 8850703833

(۳) رابعہ کلینک، ۳۰ رفٹ روڈ، منڈالہ، مانخورد، ممبئی ۴۳۔ 9892623918

(۴) دار العلوم فیضانِ شعیب الاولیاء عالم باغ لکھنؤ۔ 9621737689

شرف انتساب

میں اپنی اس حقیر کاوش کو جد اعلیٰ، باب مدینۃ العلم
مولائے کائنات امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

و

نور چشم مولیٰ علی تاجدار اصفیاء، شیخ المشائخ
مولٰینا الشاہ محمد یار علی (شعیب الاولیاء) رضی المولیٰ عنہٗ

اور

میرے مشفق و مہربان والد ماجد نبیرۂ حضور شعیب الاولیاء صاحبزادہ حضرت مولانا الحاج سید محمد یونس علوی قادری اشرفی علیہ الرحمہ۔ (جنہوں نے مجھے ہمیشہ سنوارنے کی کوشش کی اور تمام مصائب و آلام برداشت کرتے رہے۔ اور ان کی شب و روز کی دعائیں جن کی بدولت حقیر قلم و قرطاس سنبھالنے کے لائق ہوا) کی بارگاہوں میں منسوب کرتا ہوں۔

طالب دعا:

نبیرہ شعیب الاولیاء و خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء ڈاکٹر سیّد غلام حسنین علوی

فہرست عناوین

...تأثر گرامی...

نازش مسند افتاء، ماہر درسیات، مرتب فتاویٰ یارعلویہ، شیدائے شعیب الاولیا، حضرت علامہ مفتی منظور احمد یارعلوی! (خادم الافتاء والتدریس دارالعلوم برکاتیہ جوگیشوری ممبئی)

خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء

حضور شعیب الاولیاء شیخ المشائخ حضرت سیدی شاہ محمد یار علی لقد رضی المولی عنہ بانی دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف کی شخصیت اقوام عالم کے لئے محتاج تعارف نہیں۔آپ کی زندگی کتاب وسنّت کی پیروی، علم وعمل میں موافقت کا نمونہ ومظہر تھی، آپ کے شب وروز کے معمولات میں شب بیداری، سوز وگداز، قیامُ اللیل، سجودِ محبت وخشیت، ذکرِ الٰہی، تلاوتِ قرآن، تفکر وتدبر، توبہ واستغفار نظر آرہا تھا، آپ کے قلبی اعمال میں محاسبہ نفس، اخلاص وللّٰہیت، صبر وشکر، توکل علی اللہ، توحیدِ کامل، تسلیم ورضا، فقر وقناعت، زہد وورع، فکرِ آخرت، محبت ورضائے الٰہی، خیر خواہی، احترامِ مسلم کے روشن پہلو موجود تھے۔

آپ کے قول وفعل میں، یکسانیت واتحاد کا ظہور تھا۔آپ کے اعمالِ صالحہ، اخلاقِ حسنہ، خصائلِ جمیلہ اور اوصافِ حمیدہ ایسے تھے جنھیں دیکھ کر قرآن پاک کی صداقت پر ایمان تازہ ہوجاتا ہے، آپ کی سیرت کو ایک نظر دیکھیں تو شجر ایمان پر اعمالِ صالحہ کی شاخیں جھومتی اور وجد کرتی نظر آتی ہیں۔

ان تمام اوصاف کے علاوہ آپ کا ایک خاص وصف، اور ایک امتیازی خصوصیت تھی، وہ تھی نماز باجماعت مع تکبیر اُولیٰ کا سخت اہتمام، اس وصف خاص نے تو خیر القرون کی یاد تازہ کردی، اور تکبیر اولیٰ کے باب میں سلف صالحین کے سچے واقعات پر نیا ایمان اور نیا یقین پیدا کردیا۔ یقیناً آپ نے چالیس سال سے زائد عرصہ تک نماز باجماعت مع تکبیر اولیٰ کا سخت التزام کیا۔ صحت و مرض، سفر وحضر، مصروفیت وفراغت ہر حال آپ نے اس پر مواظبت اور مداومت اختیار کی۔ حدیث شریف میں ہے من صلی للہ اربعین یومًا فی جماعة یدرك التکبیرة الاولی کتبت له برأتان برأة من النار وبرأة من النفاق (رواہ الترمذی)۔ یعنی جس نے رضائے الٰہی کے لئے چالیس دن تک نماز باجماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا کی اللہ تعالی اس کے لئے دونجاتیں لکھ دیتا ہے، آگ سے نجات اور نفاق سے نجات۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

ویسے تو آپکی زوجہ اولیٰ سے پانچ اولاد نرینہ ہیں (۱) حضور سیدی مولوی محمد یعقوب علی علیہ الرحمہ (۲) حضور سیدی محمد صدیق احمد علیہ الرحمہ (۳) حضور سیدی مولوی علی حسین علیہ الرحمہ (۴) حضور سیدی مولوی فاروق احمد علیہ الرحمہ (۵) حضور سیدی بابومیاں علیہ الرحمہ آخر الذکر بابومیاں تو بچپن ہی میں انتقال فرما گئے، جو مادرزاد ولی کامل تھے۔ بقیہ سب کے سب اپنے اپنے اوصاف جمیلہ میں کامل واکمل تھے۔ دارالعلوم فیض الرسول کے فروغ وترقی میں سب کا نمایاں ہاتھ رہا چنانچہ اول الذکر خلف اکبر سیدی محمد یعقوب علی علیہ الرحمہ کے لئے نسبت علویت ہی کیا کم تھی، مستزاد یہ

کہ آپ رئیس الاتقیاء سلطان الاصفیاء حضور سیدی شعیب الاولیاء علیہ کے خلف اکبر ہونے کے اعزاز سے بھی مالا مال ہیں۔

فقیر راقم الحروف نے دارالعلوم فیض الرسول براوں شریف کے زمانہ طالب علمی میں آپکی زیارت وخدمت کا شرف پایا ہے، استاذ گرامی حضرت علامہ سید احمد انجم عثمانی علیہ الرحمہ جوکہ ممدوح کے بھانجے ہوتے ہیں اور دارالعلوم فیض الرسول کے مدرس اول تھے آپکی درسگاہ میں کبھی کبھی رونق افروز ہوتے تھے استاذ گرامی کو بارہا دیکھا کہ آپ ماموں جان آیئے آیئے کہ کر استقبال میں کھڑے ہوجایا کرتے تھے اور غایت درجہ فروتنی وعاجزی سے پیش آتے تھے، آپکا انداز تخاطب آج بھی کانوں میں رس گھولتا رہتا ہے۔ خلف اکبر یقیناً ایک خداترس بزرگ ہونے کے ساتھ ساتھ خدمت دین وفروغ سنیت میں غایت درجہ باحوصلہ شخصیت کے حامل تھے۔ جس پر اسنگواں اور براؤں شریف کی سرزمین شاہد عدل ہے۔

آپ کی سیرت وسوانح پر مشتمل ایک کتاب انہیں کے خاندان کے ایک چشم وچراغ نبیرۂ شعیب الاولیاء عالی جناب ڈاکٹر **سیّد غلام حسنین علوی** مدظلہ العالی نے مرتب فرما کر ایک عظیم کارنامہ انجام دیا ہے۔ فقیر یار علوی نے جستہ جستہ مطالعہ کیا، دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی، اللہ تعالی آپکو دارین کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے، اور آپ کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔

آمین یارب العلمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل التسلیم

”حرف اوّل“

اللہ رب العزت کا بے پایاں احسان اور فضل و کرم ہے کہ اس نے بطفیل رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ حقیر فقیر، سراپا تقصیر کو رقمطرازی کا ذوق وشوق اور جذبہ وحوصلہ عطا فرمایا۔ یہ کتاب ”خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء محمد یعقوب علی علیہ الرحمہ ایک تعارف“ جو آپ کے پیش نظر ہے اور آپ کی میز کی زینت بنی ہوئی ہے۔ بہت خوشہ چینیوں اور جہد مسلسل کے بعد طباعت کی منزل سے ہمکنار ہورہی ہے۔ میرے بہت سے محبین، معتقدین، مخیرین اور مریدین ومتوسلین خانوادۂ حضور شعیب الاولیاء نے اصرار پیہم کیا کہ ڈاکٹر صاحب! بڑکا بابو (خلف اکبر محمد یعقوب علی) علیہ الرحمہ کی حیات وخدمات پر تحریراً روشنی ڈال کران کی ذات وشخصیت اجاگر کرنے کی سخت ضرورت ہے جو ابھی نہیں ہو پایا۔ لوگوں کے مسلسل اصرار کے بعد جبکہ وقت کی قلت دامنگیر تھی اور مستزاد یہ کہ پیشے سے ڈاکٹر ہونے کے سبب مصروفیات وافرہ ذہن و فکر کو رقمطرازی کی بالکلیہ اجازت نہیں دے رہے تھے۔ لیکن یہ دادا حضور شعیب الاولیاء کی ایمائے روحانی کہیں یا خلف اکبر کی زندہ کرامت؟ دل نے فیصلہ کیا کہ اگرچہ خلق خدا میں خانوادۂ یارعلویہ محتاج تعارف نہیں لیکن ذیلاً خلف اکبر کا تذکرۂ حسن عدم بیان وتقریر وتحریر کا شکار ضرور ہے۔ لہٰذا خاندانی لہو میں جذبۂ تحریر کا پہلو غالب ہوا اور تمام مصروفیات کے باوجود وقتاً فوقتاً قصداً قلم وقرطاس کا سہارا لیا جس کے نتیجے میں یہ کتاب خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء معرض وجود میں آئی۔

جب میں نے اس کتاب کے متعلق ''بڑے ابو'' پیر طریقت رہبر شریعت الحاج مولوی محمد یوسف صاحب قبلہ سے تذکرہ کیا تو بہت مسرور ہوئے اور حوصلہ افزائی کرتے ہوئے تکمیل کتاب کی دعاؤں سے بھی نوازا۔ یقینا ایسی گمنامی کی زندگی گزارنے والی شخصیت مرد قلندر کی ذات وشخصیت پر قلم اٹھانا بہت مشکل تھا۔ بعدہٗ اس کی طباعت کیلئے خاطر خواہ رقم درکار تھی جس کا اندازہ صاحبان تحریر وقلم کو بخوبی ہے۔ لیکن اللہ ورسول کی عنایتیں اور فضل وکرم شامل حال وقال تھے کہ تمام منزلیں آسان ہوتی گئیں اور وہ دن بھی آیا کہ تحریر کردہ کتاب ہمارے اور آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

ہمارے جن کرم نماؤں نے خصوصی تعاون پیش کیا اور ہر گام، ہر قدم ساتھ رہے ان میں میرے مشفق وکرم نواز عزت مآب نبیرۂ شعیب الاولیاء چچا سیّد علی مرتضیٰ علوی عم ثانی شبیہ حضور شعیب الاولیاء سید علی احمد علوی صاحبان نے ہر ممکن تعاون پیش کیا اور حوصلہ افزائی فرمائی۔

ساتھ ہی ساتھ برادرِ عزیز مخیر ملت نبیرۂ شعیب الاولیاء ڈاکٹر سیّد محمد عامر علوی و برادر عزیز ایڈوکیٹ سیّد محمد دانش علوی صاحبان نے دوش بدوش ہوکر تعاون بھی کیا اور کتاب ھٰذا کی مستقبل میں طباعت واشاعت کا عزم بھی پیش کیا۔ رب قدیر کی بارگاہ قدس میں دعاء گو ہوں کہ مولیٰ سب کے تعاون کو قبول فرما کر اجر عظیم عطا فرمائے اور میری اس ادنیٰ کاوش کو بھی شرف قبولیت بخشے۔

طالب دعاء

نبیرۂ شعیب الاولیاء وخلف اکبر حضور شعیب الاولیاء

ڈاکٹر سیّد غلام حسنین علوی

تقدیم الکتاب

ماہر فکر وفن، نازش شعروسخن، خطیب اہل سنن، اسیر شعیب الاولیاء،
حضرت علامہ، مولانا، حافظ وقاری **عبدالحفیظ** القادری علیمی گونڈوی
خطیب وامام سنی حنفی بریلوی مسجد مانخوردریلوے اسٹیشن ممبئی ۸۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و علی آلہٖ و صحبہٖ اجمعین۔

اِنۡ اولیَائہٗ الاَّ الۡمُتَّقُوۡن۔

تمام تعریف وحمد وثنا ہے اس خالق مطلق ومؤثر حقیقی کے لئے جس نے لفظ (کن) سے کائنات عالم کو عدم سے وجود بخشا اورنوع بنی آدم کو (ان الانسان فی احسن تقویم) کے مائے ناز القاب وخطاب سے مشرف فرمایا۔ عقل وشعور، فہم و ادراک، کمال وخوبی اور قدرت و اختیار جیسی بے بہا دولت سے نوازا۔ اشرف المخلوقات کا تاج زرّیں سروں پر سجا کر جمیع مخلوقات کا قبلہ وکعبہ بنادیا۔ علم وحکمت کے ذریعہ کائنات عالم کے ہر ممکن عناصر کو مسخر اور زیر نگیں فرمادیا۔ مشرف بندگی سے حیات انسانی کو درخشندہ و پائندہ بنادیا اور بے شمار درود وسلام نازل ہو اس نبی اکرم، رسول محتشم پر جو تخلیق کائنات کے باعث وسبب ہیں ''علی الاطلاق'' اولین وآخرین میں سب سے مکرم ومحترم اور اشرف وافضل ہیں۔ جن کے وجود مسعود ومبروک سے عالم ہستی کو سرور وتسکین میسر ہوئی، جن کی آمد آمد کمال وخوبی اور حسن وجمال کا خطبہ ہر انس و جان اور کائنات کے ذرّے ذرّے نے پڑھا۔ جن کے قدوم میمنت لزوم کی رنجائی

نے کائنات عالم کو گہوارۂ رحمت و برکت اور گل گلزار بنا دیا۔جن کی عظمت و رفعت اور بے مثل و مثال حسنِ کل کا نغمہ عندلیبان گلستان و چمنستان نے گایا، جملہ موجودات کو رب دو جہاں نے ان کی چوکھٹ کا سوالی بنا دیا۔اور درود و سلام کی برکھا ہو ان صاحبان عشق و محبت آپ کی آل واصحاب پر جنہوں نے آقا علیہ السلام کے اشارۂ ابرو پر جان و مال اولاد اور کلی سرمایۂ حیات قربان کر کے رضائے الٰہی و رضائے محمد عربی کا سودا کیا۔ جن کی مثال و نظیر پیش کرنا رہتی دنیا تک محال و ممتنع ہے۔جن کے محکم اقدامات سے اسلام و شریعت اور قرآن و سنت کی بہاریں نصیب ہوئیں۔اور درجات بلند ہوں ان تقدس مآب نفوس قدسیہ، علماء، صلحاء، فضلاء، اولیاء، اتقیاء کے جنہوں نے صدق و صفا، زہد و ورع اور اخلاق حسنہ کو اپنی زندگی کا مستقل حصہ بنا کر ملت اسلامیہ کی اصلاح فرمائی اور قرآن و سنت پر چلنے کا بہترین قرینہ و سلیقہ سکھایا۔ ذوق عبادت اور ایثار و قربانی کا جذبہ بیدار کر حصول منزل مقصود کی راہیں ہموار فرمائیں۔گمراہ و بددین، کفار و مشرکین کو جام وحدت پلا کر مذہب اسلام سے منسلک کیا، اپنے حسن اخلاق و کردار اور طریقۂ بندگی سے انقلاب پیدا کر کے رکھ دیا۔

ماحصل اینکہ: تلاوت کردہ آیت کریمہ کے تناظر میں خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء مولوی محمد یعقوب علی علیہ الرحمہ کی پاکیزہ زندگی کا جائزہ لیتے ہیں (کتاب) میں مرقوم جملہ واقعات و معاملات یعنی (آپ کی سنجیدگی ، فکری بالیدگی ،تقویٰ طہارت ، زہد و ورع ،توکل علی اللہ ،صوم وصلوٰۃ کی ادائیگی میں ہر درجہ کی پابندی ،فرائض و واجبات ،سنن و مستحبات ،شرع شریف کے اصولی ،فروعی

مسائل پر علم، جذبۂ خدمت خلق، حلم و بردباری، بھائی چارگی، والدین کی فرمانبرداری) یہ وہ تمام اوصاف حسنہ اوراعمال صالحہ ہیں جو (ممدوح) کے (ولی) ہونے کی توثیق وتصدیق کرتے ہیں اور جانب دیگر یہ کہ آپ احوال وکوائف میں اپنے والد بزرگوار سے بہت زیادہ مشابہت ومماثلت رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے لوگ آپ کو اپنے والد ماجد کے عکس جمیل گردانتے تھے۔ یقیناً اگر بزبان صداقت یہ کہہ دیا جائے کہ آپ ولی ابن ولی تھے تو بے جا نہ ہوگا۔

لائق صد تحسین وقابل مبارکباد ہیں نبیرۂ شعیب الاولیاء ڈاکٹر سیّد غلام حسنین اطال اللہ تعالیٰ کہ انہوں نے ایک مرد قلندر شب زندہ دار کی حیات وخدمات کو کما حقہٗ اجاگر کرنے کی کوشش کی اور مکمل روشنی ڈالنے کی بھی اور ساتھ ہی ساتھ خانوادۂ شعیب الاولیاء کی ایک اہم وضروری کڑی کو مربوط اور جوڑنے کی پوری کوشش کی۔ شاید کہ رب قدیر کو یہی منظور تھا کہ وہ کڑی جس کے ذکر جمیل کے بغیر خانوادۂ شعیب الاولیاء کا مستقل تعارف ناقص ونامکمل تھا اب سے پایۂ تکمیل بخشا جائے اور مستقبل میں خانوادۂ حضور شعیب الاولیاء کا تعارف جب بھی ہو تو خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء محمد یعقوب علی علیہ الرحمہ کے نام نامی اسم گرامی سے اس تعارف کا آغاز ہو۔

(کتاب) ''خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء ایک تعارف'' کی حسن تحریر اور طرز تکلم کو دیکھا، غور کیا اور اسے سطر درسطر پڑھنا شروع کیا تو مجھے ایسا احساس

ہوا کہ اس کتاب کی تالیف وترتیب کوئی عالم و فاضل یا کہنہ مشق ادیب نے کیا ہے۔لیکن قارئین! ایسا ہرگز نہیں اس کتاب کی تالیف کرنے والے خانوادۂ حضور شعیب الاولیاء کے ایک چشم و چراغ، ہونہار، علماء نواز، اردو زبان و ادب سے شغف رکھنے والے گولڈ میڈلیسٹ ڈاکٹر ہیں جنھوں نے اپنے دادا جان کی حیات وخدمات پر قلم چلانے کی سعادت وشرف حاصل کیا ہے۔اس کتاب میں متذکرہ واقعات اس امر کی جانب اشارہ کرتے ہیں کہ ایسے درویش صفت مرد کامل کی زندگی کے گوشوں پر روشنی ڈالنا مشکل ترین کام ہے۔لیکن اس مشکل ترین کام کو نبیرۂ شعیب الاولیاء نے اپنے ذوق وشوق اور جذبۂ صادق کی بدولت آسان بنایا اور روز وشب کی محنت سے ایک مکمل کتاب کی شکل میں قارئین کے سامنے جلوہ گر ہے۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعاء گو ہوں کہ اس کتاب کو مقبول عام وخاص فرمائے اور مؤلف ڈاکٹر سیّد غلام حسنین علوی صاحب کو قلمی جولائی اور فکری آفاقیت بخشے اور فیضان حضور شعیب الاولیاء سے مالامال فرمائے۔آمین بحق محمد رسول امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین۔

دعاء گو العبد المنذب عبد الحفیظ القادری علیمی

’’نام ونسب وخاندانی حالات‘‘

اسم گرامی: محمد یعقوب علی علویؒ

والد گرامی: مولٰینا الشاہ محمد یار علی علویؒ

سن ولادت: ۱۹۱۴ء

لقب: خلف اکبر، مولوی صاحب، بڑکا بابو

مولد ومسکن: براؤں شریف، تحصیل بانسی، ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)

حسب ونسب: علوی سادات

والدین کریمین: آپ کے والدین کریمین انتہائی درجے کے پارسا، تقویٰ شعار، شب زندہ دار، دیندار، صوم وصلوٰۃ کے غایت درجہ پابند، علماء، صلحاء، اولیائے کرام سے بے حد عقیدت ومحبت رکھنے والے ذکر انسان تھے۔ والد ماجد حضور شعیب الاولیاء جن کی ذات وشخصیت محتاج تعارف نہیں، ہر خاص وعام آپ کے علم وتقویٰ اور حلم ومروت پر نثار ہے۔ والدہ ماجدہ عابدہ، زاہدہ، ساجدہ جن کی حیات طیبہ کا ہر گوشہ خواتین اسلام کیلئے نمونۂ عمل اور مشعل راہ ہے۔ انہیں کیدودھ کے ایک ایک قطرہ کی پاکیزگی و بالیدگی کا ثمرہ ہے کہ اولادیں مثل خورشید وقمر درخشندہ وضیابار ہیں جن کی کرنوں سے ایک جہاں روشن ومنور ہے۔

ولادت باسعادت: ۔آپ کی ولادت ۱۹۱۴ء میں مردم خیز آبادی براؤں شریف میں ہوئی۔ آنکھیں کھلیں تو مولائے کائنات علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی اولاد ونسل کے ایک چشم و چراغ مرجع خلائق مولٰینا الشاہ محمد یار علی لقد رضی المولیٰ عنہ، (شعیب الاولیاء) کے رخ انور کے دیدار سے مشرف ہوئے اور انہیں کے گھوارۂ الفت ومحبت میں پرورش

پا کر پروان چڑھے۔

تحصیل علم:۔ آپ نے مکمل تعلیم اپنے والد ماجد حضور شعیب الاولیاء رضی المولیٰ عنہ سے حاصل کیا جن کی نگاہ لطف وکرم اور صحبت تقدس مآب نے آپ کو ذرّے سے آفتاب اور خانوادۂ یارعلویہ کا چمکتا دمکتا ایک ہیرا بنا دیا، جس کی ضیا پاش کرنیں اپنے اور بیگانے کو یکساں روشنی فراہم کررہی ہیں۔

بیعت وارادت:۔ آپ نے شرف بیعت وارادت بھی اپنے والد محترم حضور شعیب الاولیاء سے حاصل کی جو سلسلۂ عالیہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ کے عالی مرتبت اور جید صوفی بزرگ ہیں۔

حلیہ اور حسن سیرت واخلاق:۔ وجیہ و پرنور چہرہ، بارعب و پروقار جبین، کشادہ پیشانی، بڑی بڑی سرمگیں آنکھیں، گورا رنگ، متوسط ومعتدل قدرقامت گویا سراپا والد گرامی کے عکس جمیل تھے۔ خانوادے اور دیگر حضرات کا بیان ہے کہ آپ سیرت وصورت میں ہو بہو والد گرامی (شعیب الاولیاء) کی طرح تھے۔ طبیعت میں ملائمیت، مزاج میں بھی نرمی، ذات پر عجز وانکساری کا غلبہ ہر قدم اتباع سنت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جذبۂ اکابرین کی غایت درجہ تعظیم وتکریم، اصغرین پر شفقت و بردباری کے پھولوں کی بارش، مستزاد یہ کہ اولاد علی ہونے کے باوجود کبھی ذات و برادری کا تفاخر نہیں۔ گویا کہ آپ اپنے کردار وعمل سے اس آیت (**ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم**) کی تفسیر بنکر اہل دنیا کو یہ بتانا چاہتے تھے کہ اگر تمہیں عند اللہ معظم ومکرم بننا ہے تو تقویٰ شعاری کا دامن مضبوطی سے تھام لو۔ آپ ایک مرد قلندر اور خداترس انسان تھے پوری زندگی کسی سے مخاصمت نہیں کی، مریدین ومتوسلین حضور شعیب الاولیاء کا ہر لحظہ خیال رکھتے، ان کی خاطر خواہ ضیافت بھی کرتے، حالات کیسے بھی ناسازگار ہوں انتہائی صبرو

تحمل کا مظاہرہ فرماتے، چھوٹے بھائیوں کی تمام خواہشات کی تکمیل کیلئے ہر ممکن کوشش کرتے۔ والد محترم کی عدم موجودگی میں گھر اور خانوادے کے تمام اخراجات و لوازمات کا مکمل خیال رکھتے، ایسے اقدامات کو اپنے لئے معراج زندگی تصور کرتے۔ آپ حسن سیرت واخلاق میں مثیل و یکتا نظر آتے تھے۔

''خلف اکبر کے کل بھائی اور بہنیں''

آپ کے پانچ بھائی اور دو بہنیں تھیں۔

(۱) خلف اکبر محمد یعقوب علی علیہ الرحمہ

(۲) مولوی محمد صدیق احمد علیہ الرحمہ

(۳) مولوی علی حسین صاحب علیہ الرحمہ

(۴) مولوی فاروق احمد علیہ الرحمہ

(۵) بابو مرحوم احمد رضا علیہ الرحمہ

اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے۔

''براؤں شریف میں جد امجد کی آمد''

خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء مولوی محمد یعقوب علی علیہ الرحمہ کے ''مورثین اعلیٰ'' ہندوستان آکر موضع منگروڑہ بلکھرا ضلع بارہ بنکی (یوپی) میں آباد ہوئے۔ پھر ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی سے کچھ عرصہ قبل ایک آفت ناگہانی کے شکار ہونے کے سبب وہاں سے ہجرت کر لاپتہ منزل کی جانب نکل پڑے اس سفر میں ان کے دو بھائی بھی شریک تھے، کچھ شب و روز کے سفر کے بعد براؤں شریف کے قریب آپہونچے اور

اتفاقاً براؤں شریف کے چند غیور مسلمانوں سے ملاقات ہوگئی، ان لوگوں نے ان مسافروں کا حال دریافت کیا اور سفر ہجرت کے مصائب وآلام کے آثار جو چہروں پر نمودار تھے اس سے بخوبی پتہ بھی لگالیا کہ یہ پریشان و برگشتہ لوگ ہیں۔ اثنائے ملاقات ان کی سادگی وسنجیدگی اور طمانیت ومتانت سے اہلیان آبادی خوش ہوئے، اور ان نورانی چہروں والے علوی سادات کو اپنے گاؤں میں اقامت پزیری کی دعوت پیش کی تو منزل کے متلاشی حضرات نے اس حسن اخلاق اور رویّوں سے متأثر ہوکر مستقل اقامت وسکونت کا عزم وارادہ بنالیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یہیں کے ہوکر رہ گئے۔ یہ وہی براؤں شریف ہے جو ماقبل میں لادینیت و بدمذہبیت کے نرغلا میں تھا۔ دور ودراز تک اسلام وسنّیت کی شمع فروزاں کرنے والا کوئی نہ تھا۔ مادی اور دنیاوی اعتبار سے بھی بہت پچھڑا علاقہ تھا، کسی بھی طریقے کی کوئی سہولت دستیاب نہ تھی آمد ورفت کیلئے وہی چکروٹ والی کچی سڑک، بجلی، پانی اور خورد ونوش کے سامان بھی عدم دستیاب تھے۔ تعلیم وتعلم، علاج ومعالجہ کے لئے کوئی اسکول اور مدرسہ نہیں تھا، لیکن جب مورثین اعلیٰ اور علوی سادات کے قدوم یہاں پڑے تو صحرا اور ریگستان سے تشابیہ رکھنے والی سرزمیں چمنا چمن اور گل گلزار بن گئی، اس کے بعد ہی گاؤں میں پختہ سڑک، بجلی، پانی، ہاسپیٹل، جانوروں کا ہسپتال، اسکول وغیرہ کا انتظام و اہتمام ہوا اور لوگ خوشحالی کی زندگی گزارنے لگے۔ جداعلیٰ خورشید علی علوی کی تین اولادیں ہوئیں.....

(۱) فجر علی

(۲) اشرف علی

(۳) خدا بخش

جو بے حد دیندار، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور نیک دل انسان تھے۔ خورشید علی

کے پشت سے فجر علی ہیں جو اپنے وقت کے جید صوفیوں میں شمار تھے اوران کے پشت سے پندرہویں صدی ہجری کی وہ ذات بابرکت ہوئی جو اپنے تقویٰ طہارت اور علم دوستی و بے لوث خدمت خلق کے لئے متعارف ہے۔ جسے دنیا شیخ المشائخ شعیب الاولیاء مولٰینا الشاہ محمد یارعلی علوی لقدرضی المولیٰ عنہ کے اسم ولقب سے یاد کرتی ہے۔ انہیں کے نورنظر لخت جگر مولوی صوفی محمد یعقوب علی علوی ہیں جن کا تعارف اس کتاب میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء کا دارالعلوم اہلسنّت فیض الرسول کی ابتدائی تعمیر وتعلیم میں کلیدی کردار

آپ کے والد گرامی مولٰینا الشاہ محمد یارعلی علوی (شعیب الاولیاء) علیہ الرحمہ کو علوم دین نبویہ کی ترویج واشاعت سے بڑی رغبت ودلچسپی تھی اور علماء فضلاء سے غایت درجہ محبت وعقیدت بھی اسی کے مدنظر حضور شعیب الاولیاء نے اپنی خانقاہ میں دارالعلوم اہل سنت فیض الرسول کی بنیاد ڈالی۔ ادارہ کی تعمیری وتعلیمی شروعات (مکتب) کی شکل میں ہوئی، جس میں خلف اکبر محمد یعقوب علی نے کلیدی کردار ادا کیا تعلیم وتعمیر کو معیاری بنانے کیلئے اپنے روز وشب کو ادارہ کے حوالے کردیا۔ شروع شروع میں مکتب کے بچوں کو خود ہی درس دیتے، گاؤں اور اطراف کے لوگوں کے پاس جاکر تعلیم کی اہمیت و افادیت اجاگر کرتے، ادارہ فیض الرسول کے اغراض ومقاصد سے روشناس کراتے، مدارس کی ضرورت کیوں ہے یہ سمجھانے کی کوشش کرتے۔ الغرض: ادارہ فیض الرسول

جب تک مکتب سے دار العلوم میں تبدیل نہیں ہو گیا آپ لمحہ بھر کے لئے چین وسکون کی سانس نہیں لیے۔

خلف اکبر ہونے کے ناطے والد ماجد کی صحبت میں اکثر زندگی کے لمحات گزارتے اور تمام تر ذمہ داریاں حتی المقدور نبھانے کی بھی کوشش کرتے والد ماجد کے علم دوستی کا روز وشب مشاہدہ کرتے اکثر سنتے کہ بغیر علم شریعت کے علم طریقت وراہِ طریقت کا حصل غیر ممکن و ممتنع ہے۔اسی علم کے ذریعہ کائنات عالم کو منور و درخشندہ بنایا جاسکتا ہے اور اسی سے ایمان وعقیدے کی پونجی کی حفاظت وصیانت کی جاسکتی ہے، اسی کے ذریعہ اعمال صالحہ وکار خیر کی لذات محسوس کی جاسکتی ہے، اسی علم کے حصول کے بعد خلق خدا میں اشرف و افضل بنا جاسکتا ہے۔ یہی وہ سرمایۂ حیات ہے جس کے ذریعہ دارین کی برکتوں، سعادتوں اور نعمتوں سے سرفراز و مستفیض ہوا جاسکتا ہے، اسی کے ذریعہ اتباع سنت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کر کے ہر جگہ سرخرو اور سربلند بنا جاسکتا ہے۔ آپ نے پوری زندگی والد ماجد کے نقش قدم کو اپنائے رکھا، ہر قدم علم دوستی کا ثبوت دیا، علماء، فضلاء کی محبت وعقیدت کی شمع قلب وجگر میں فروزاں رکھا خانقاہ اور ادارے کے نفع ونقصان کا ہر لمحہ خیال رکھا۔ والدین کریمین کی فرمانبرداری کو مقدم رکھا، جب تک بقید حیات رہے مذہب وملت کی خدمات انجام دینے میں کسی آن تساہلی نہیں کی۔ ادارہ فیض الرسول کی عروج وارتقاء کیلئے ہر وقت قربان رہے کبھی بال برابر پیچھے نہیں ہٹے۔

☆☆☆

''بحکم والد گرامی حضور شعیب الاولیاء موضع اسنگواں میں قیام وسکونت''

''موضع اسنگواں'' بانسی اٹوا روڈ پر واقع گولہورا گاؤں ہے، وہاں سے شمال کی جانب ۲/ سے ۳/کلومیٹر کی دوری پر یہ گاؤں آباد ہے۔ پہلے زمانے میں لوگ پیدل بیل گاڑی وغیرہ سے اس گاؤں میں آیا جایا کرتے تھے، ترائی کا علاقہ تھا ضروریات زندگی کی تمام تر سہولیات معدوم تھیں۔ سڑک، پانی، بجلی، اسکول، مدرسہ، ہاسپٹل کا تصور بیکار وعبس تھا۔ لوگوں میں دینی و دنیوی تعلیم کا زبردست فقدان تھا، ارکان اسلام وضروریات دین اور عقائد اہل سنت وجماعت کی تعلیمات ومعمولات سے ناآشنا تھے۔ غرضیکہ انہیں ضرورت تھی ایک راہبر اور پیشوا کی، ایک شب زندہ دار مرد آہن کی ایک صاف وشفاف آئینہ دار قائد وامام کی جو ان کی دینی و دنیوی حالتوں کو بدل دے۔ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی عطا کر دے، انہیں جہالت سے نکال کر نور علم سے منور اور مالا مال کر دے۔

والد ماجد حضور شعیب الاولیاء کے حکم وایماء پر خلف اکبر محمد یعقوب علی نے اس گاؤں (اسنگواں) جانے کیلئے تیار ہو گئے (یہاں براؤں شریف میں کسی چیز کی کوئی کمی نہ تھی ہر طرح سے آرام وآسائش کی زندگی گزر رہی تھی، لیکن (اسنگواں) بھیجنے میں کیا حکمت پوشیدہ تھی یہ اللہ کے مقدس محبوب بندے حضور شعیب الاولیاء ہی جانیں) اسنگواں میں کوئی ذاتی مکان نہیں تھا، کچھ عرصہ وہاں کے ایک محب ومعتقد کے گھر پر

اقامت کرنے کے بعد ذاتی گھر کی تعمیر فرمایا اور اپنے بیوی بچوں کے ساتھ گزر بسر کرنے لگے۔ آپ کے براؤں شریف سے جانے کے بعد آپ کی والدہ محترمہ صدمے میں رہنے لگیں، ایسا کیوں نہ ہو جب آپ بڑے صاحبزادے تھے، ماں کی ممتا تڑپ رہی تھی، ہر وقت بے قرار رہتیں، لیکن کیا کرتیں حضور شعیب الاولیاء کا فیصلہ اور حکم تھا، کس کی مجال کہ ردوبدل کی ہمت کرے (اسنگواں) میں کچھ بیگھہ کھیت تھا اس میں کاشتکاری کرتے اور یہی شکم پروری کا واحد ذریعہ بھی تھا، گاؤں میں خاص کر دو برادری کے لوگ تھے ''خان'' اور ''انصاری''۔ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ اسلامی تعلیم وتہذیب سے ناآشنا لوگ تھے، ایک چھوٹی اور بوسیدہ مسجد تھی، لیکن اذان ونماز کا کوئی اہتمام نہ تھا۔ خلف اکبر کی جلوہ گری سے اسنگواں کی قسمت کا ستارہ بلندی پر ہوا۔ آپ پانچوں وقت اکیلے اذان و نماز پڑھکر آجاتے، دھیرے دھیرے لوگوں کے گھر جاجا کر نماز روزے کی تبلیغ کرتے، اس کی اہمیت و وقعت بتاتے۔ آپ کے تقویٰ شعاری اور جذبۂ خدمت خلق کو دیکھ کر لوگ آپ سے قریب ہونے لگے۔ (مرد مومن کی پہچان بھی یہی ہوتی ہے، جہاں رہتے ہیں، اپنے تقویٰ طہارت حسن اخلاق وکردار سے لوگوں کو متأثر کر دیتے ہیں)۔ آپ ان کی امامت فرماتے، دینی مسائل بتاتے۔ اللہ ورسول کے احکام وفرمودات سے قریب کرتے، ایک دن ایسا بھی آیا کہ جو مسجد ابھی تک ویران رہا کرتی تھی اب تنگ ہونے لگی، اسلامی تہذیب سے رشتہ بنانے لگے۔ وہاں کے معمر اور معتمد حضرات کا بیان ہے کہ (خلف اکبر) اکثر اوقات مسجد ہی میں گزارا کرتے تھے۔ ہم لوگ جب بھی دیکھتے کچھ نا کچھ پڑھتے ہی رہتے، عمل اور

اوراد و وظائف میں تو آپ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔لوگوں کا بیان ہے کہ (خلف اکبر) بڑی غربت و مفلسی کی زندگی گزارے ہیں، اکثر فاقہ کی نوبت بن پڑتی، لیکن واہ رے خود داری کبھی کسی کے سامنے دست سوال دراز نہیں کئے۔ آپ کے والد گرامی کا حلقۂ ارادت بہت وسیع و عریض تھا، لوگ دینا بھی چاہتے، لیکن آپ قبول نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ پر کامل یقین و بھروسہ رکھتے۔ ظاہری طور پر اس گاؤں میں مادی اسباب کی کمی اور آمد و رفت کی مشکلات نہایت صبر آزما اور حوصلہ شکن تھیں۔ مگر خلف اکبر کو کبھی مایوس و ناامید نہیں دیکھا گیا ہر حال میں اللہ کی عطا پر راضی رہتے۔ حد تو یہ کہ اسنگواں میں اقامت و سکونت اختیار کرنے کے بعد ہر وقت براؤں شریف والدین کریمین اور بھائیوں سے ملنے اور خیر خیریت لینے آتے، یہاں پر لنگر عام کا اہتمام رہتا، حضور شعیب الاولیاء کے مریدین و متوسلین کی آمد سے خانقاہ ہمیشہ بھری رہتی، قیام و طعام کا معقول انتظام رہتا۔ لوگ شکم سیر ہو کر کھاتے پیتے، لیکن کبھی بھی والد محترم اور دیگر بھائیوں سے فقر و فاقہ کی شکایت نہیں کرتے، ہمیشہ خندہ پیشانی رکھتے، اسی ضمن میں ایک بات واضع کرتا چلوں ایک صاحب حال محرر نے لکھا کہ خلف اکبر غریب تھے اس وجہ سے برادر اصغر صوفی محمد صدیق احمد المعروف خلیفہ صاحب ہی آپ کا خیال رکھتے۔

تنبیہ:۔ یاد رہے کہ آپ غریب و مفلس ضرور تھے لیکن اس کے ساتھ ساتھ باغیرت اور خود دار بھی تھے۔ محرر کا یہ قول کرنا کہ خلف اکبر کا بوجھ خلیفہ صاحب ہی اٹھاتے تھے یہ واضح بہتان وافترا ہے۔ ہاں ممکن ہے کہ خلیفہ صاحب قبلہ بھائی ہونے کا حق ادا کرنے کیلئے کسی وقت پر تعاون کرتے رہے ہوں اس کا انکار نہیں لیکن یہ کہنا

کہ وہی خرچ اٹھاتے تھے یہ غلو ہے۔محرر کو عدل و انصاف سے کام لینے کی ضرورت ہے۔آپ نے کبھی کسی حال میں والد ماجد کے سامنے دست سوال دراز نہیں کیا تو برادران عزیز کے سامنے کیوں کر کرتے۔آپ نے توکل علی اللہ کی تفسیر بنکر زندگی کی سانسیں تمام کیا۔

''خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء ایک جید عامل اور متقی بزرگ''

میں (راقم) نے بار بار اسنگواں کا دورہ کیا تا کہ خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء کی حیات و خدمات کے متعلق کچھ معلومات حاصل ہو سکے (کیوں کہ آپ کی زندگی کا اکثر حصہ یہیں پر دین متین کی خدمات اور فروغ میں گزرا تھا) وہاں پر چند معمر و معتمد و مستند حضرات میں سے ایک جن کا اسم گرامی رفیق خان عرف (ناٹے) ہے وہ ایک سرد بھرے آہ لیتے ہوئے بتانا شروع کیئے کہ ڈاکٹر صاحب! جب خلف اکبر یہاں پر آئے تھے گاؤں والے نرے جاہل اور دین وسنیت سے بہت دور تھے، مسجد تو تھی لیکن نمازوں سے کوئی لگاؤ اور سروکار نہ تھا کوئی مذہبی تشخص و معیار نہ تھا، اسلامی تہذیب و ثقافت سے کورے تھے لیکن جب آپ کی جلوہ گری ہوئی تو بے راہ روی و بے دینی اور جہالت کی تاریکی ختم ہوگئی لوگوں کو ہدایت اور روشنی مل گئی آپ کے قدموں کی برکتوں نے کھنڈر و ویران قلب و جگر کو روشنی کی جلا بخشی۔اب لوگ مسجد میں کثرت سے آنے لگے،صوم و صلوٰۃ کی پابندی کا اہتمام ہونے لگا،معمولات اہل سنت و جماعت (درود و سلام، فاتحہ خوانی، میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وغیرہ کرنے لگے۔اسلام وسنیت کا بول بالا ہوگیا اور میرے خیال سے شاید کہ حضور شعیب الاولیاء نے انہیں اسی کام کیلئے بھیجا تھا

ورنہ کون اپنی اولاد کو اپنی نگاہوں سے اوجھل رکھنا چاہتا ہے۔ لیکن نہیں! اللہ والے ہمیشہ اپنی خواہشات پر اسلام اور اس کی ضروریات کو مقدم رکھتے ہیں جو باپ بیٹے نے کر دکھایا۔ اور اسی طرح کا بیان رفیق خان عرف (ناٹے) جن کی عمر میری ملاقات کے وقت ۹۹ رننانوے سال کی تھی ان کے برادر اصغر نے دوسرے موقع پر دیا اس کے علاوہ دیگر لوگوں نے بھی اور واقعات بتائے جس کا لکھنا طوالت کی وجہ سے ناگزیر ہے۔

رفیق خان عرف (ناٹے) جو خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء کے بہت ہی قریب رہتے تھے جس کی وجہ سے صوم صلوٰۃ کے بہت پابند ہو گئے تھے اور اوراد و وظائف سے بھی شغف رکھتے تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اکثر خلف اکبر سے کہا کرتا تھا کہ (بھیا) مجھے بھی کچھ عمل بتا دیجئے جس کو میں کروں تو کہنے لگے کہ اس عملی میدان میں بڑے خطرات ہیں اکثر لوگ چلّے کے درمیان مجنوں اور پاگل ہو جاتے ہیں یہ سب کے بس کی بات نہیں ہے، لیکن میرے اکثر اصرار کے بعد خلف اکبر نے چلّے کے کچھ عمل بتائے اور اس کا طریقہ بھی بتایا اور کہا کہ احتیاط کا دامن نہیں چھوڑنا۔ کتنے بھی خوف و دہشت کا منظر ہو اسے نظر انداز کرتے رہنا۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں بغیر اطلاع دیے (بھیآ) کو گاؤں کے باہر ایک پراسی ہے وہیں پر چلّے کے لئے گیا، رات کی تاریکی میں ویسے بھی خوف کا منظر ہوتا ہے میں ایک دائرہ کھینچا اور اس میں بیٹھ کر چلے کا عمل شروع کیا کچھ گھنٹوں کے بعد مجھے مختلف قسم کی مہیب و خوفناک شکلیں نظر آنے لگیں جسے دیکھ میری حالت ناگفتہ بہ ہونے لگی مجھے (بھیا) نے بتایا تھا کہ کچھ بھی ہو لیکن خوف زدہ مت ہونا، لیکن میں ڈر گیا اور ڈر کی حالت میں حواس باختہ ہو کر باآواز بلند

(بھیا) کو پکارنے لگا پکارتے پکارتے میں بے ہوش ہو گیا۔لیکن جب مجھے ہوش آیا تو میں گھر پر تھا اور (بھیا) میرے سامنے بیٹھے مسکرا رہے تھے میں عقیدت ومحبت بھرے لب و لہجے میں سوال کیا کہ بھیا میں جب آپ کو آواز دے رہا تھا تو آپ آئے کیوں نہیں تو گھر والوں نے کہا کہ ارے تم ایسا کیوں کہہ رہے ہو تمہیں (بھیا) ہی گھر لیکر آئے ہیں۔اسی دن سے میرے دل میں بھیا کی عظمت اور شان ولایت کا چراغ روشن ہو گیا اور میں اسی دن سے بھیا کو ولی ابن ولی ماننے لگا۔گاؤں والوں نے من جملہ مجھ سے کہا کہ اس کے علاوہ بہت سے واقعات ہیں جو ان کی ولایت کی تصدیق و توثیق کرتے ہیں۔

’’خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء ایک باکرامت ولی‘‘

جیسا کہ ماقبل صفحہ پر بتا چکا کہ (اسنگواں) میں خلف اکبر کی زندگی کا بیشتر حصہ گزرا وہاں کے مرد وعورت، پیر و جوان اور بچے ان کی بزرگی وتقویٰ شعاری کے قائل ہیں اور حسن سیرت و اخلاق و کردار کے گرویدہ بھی۔ایک بار کا اور واقعہ ہے کہ میں حقیقت حال و واقعہ کے حصول و آشنائی کیلئے (اسنگواں) گیا، اتفاقاً ایک خان صاحب سے ملاقات ہوگئی (جو نہایت خوش خو اور پرہیز گار ہیں) گفت وشنید کے درمیان میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا آپ مجھے خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء کے متعلق کچھ بتا سکتے ہیں، اتنا کہنا تھا کہ وہ گزرے ہوئے دنوں کے بارے میں سوچ کر زار و قطار رونے لگے، کہنے لگے بابو! ان کے بارے میں کیا پوچھتے ہو وہ فرشتہ صفت انسان تھے، بہت ساری خوبی اور کمال کے حامل و مالک تھے، انتہائی درجے کے پارسا متقی

پرہیز گار شخص تھے، بہت سنجیدہ اور ملنسار آدمی تھے، گاؤں والوں کے ہر خوشی اور غم میں شریک رہتے، کبھی اپنے آپ کو اعلیٰ اور ہم سب کو ادنی تصور نہ کرتے بلا تفریق سب سے مجالست و موافقت کرتے۔ اثنائے گفتگو انہوں نے مجھ سے کہا آپ اتنا کچھ پوچھ رہے ہو آپ کون ہو؟ میں مسکراتے ہوئے جواب دیا، میں انہیں (خلف اکبر) کا پوتا ہوں، میرا نام ڈاکٹر سیّد غلام حسنین علوی ہے۔ اتنا سننا تھا کہ بڑھکر مجھے فرط محبت سے اپنے سینے سے لگا لئے ایک عجیب وغریب کیفیت دیکھنے کو ملی، کہنے لگے: ڈاکٹر صاحب! بھیا کی شان وعظمت مت پوچھئے وہ تو زندہ ولی کامل تھے جو ہم اہلیان آبادی کی مقدر کا ستارا چمکانے آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ انھیں غریق رحمت کرے، اوران کے فیضان سے ہم سب کو مالا مال فرمائے۔

میں نے ان سے کہا کہ خلف اکبر کی بزرگی و کرامت کے بارے میں کچھ بتائیں! تو وہ کہنے لگے کہ تین پیڑیا ملنگ بابا کے یہاں روزآنہ رات میں جاتے اور گھنٹوں اوراد و وظائف میں مشغول رہتے تھے، اور طلوع صبح سے پہلے پہلے گھر واپس آجاتے تھے۔ (لیکن یہ بات عموماً کسی کو معلوم نہ تھی) ہم لوگ یہ سوچ کر فکر مند رہتے کہ خلف اکبر تین پیڑیا ملنگ بابا کے یہاں کیوں جاتے ہیں؟ ایک رات ہم چند اشخاص احوال واقعہ کی آگہی کے لئے تعاقب میں لگے تو دیکھا کہ خلف اکبر ملنگ بابا کے یہاں گئے ہیں اور وہاں خلاف وقت روشنی ہی روشنی ہے۔ ہم لوگ یہ سوچ کر پریشان ہو گئے کہ رات کی تاریکی میں روشنی کہاں سے آئی، جبکہ وہاں روشنی کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ خلف اکبر جب تک وہاں پر رہ کر اوراد و وظائف میں مشغول رہے تب تک روشنی تھی لیکن جب وہاں سے رخصت ہوئے تو اچانک روشنی بھی غائب ہوگئی، یہی وہ احوال و

کوائف ہیں جو آپ کے خانوادہ شعیب الاولیاء میں منفرد اور ممتاز بنائے ہوئے ہیں۔

خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء نے اپنے والد گرامی کی طرح اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ رضائے خداوندی جلّ جلالہ اور اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و خیر خواہی اسلام و مسلمین میں گزاری، جہاں بھی رہے جس حال میں رہے مخلوق خدا کے دلوں میں اللہ و رسول کی محبت کی شمع فروزاں کرتے رہے۔ سماج اور معاشرے میں رائج اور پھیلی ہوئی برائیوں کو ختم کرنے کی سعی و کوشش کرتے رہے۔ سماج اور معاشرے میں رائج اور پھیلی ہوئی برائیوں کو ختم کرنے کی سعی و کوشش کرتے رہے اور نیکی کی دعوت پیش کرتے رہے، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مخلوق خدا متاثر ہوکر آپ کے دامن میں پناہ لینے لگی اور راہِ حق پر چل کر اپنی اجڑی زندگی کو کامیاب بنانے و اخروی زندگی سنوارنے میں مصروف عمل ہوگئی۔

''خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء ایک امین کردار''

''خلف اکبر'' کا مکان گاؤں کے باہر تھا اس کے سامنے ایک چکروڈ تھا اور یہی آمدورفت کی شاہراہ تھی، اسی شاہراہ سے ہوکر قرب و جوار کے ویاپاری و عام لوگ گزرتے تھے۔ خورد و نوش و دیگر ضروریات زندگی کے خرید و فروخت کے سامان خصوصاً قریب میں دو بازار تھے ایک رانی گنج بازار جو بانسی میں، دوسرا پچپھر بازار جو اسنگواں کے قریب میں تھا سے لئے جاتے تھے اور دونوں بازار دور دور تک مشہور بھی تھے۔ خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء کی امانت داری کا شہرا اسنگواں تک محدود نہیں بلکہ دور دور تک تھا۔ اس کی ایک مثال تحریر کے حوالے سے دیتا چلوں، اسنگواں کے معتمد

حضرات نے خبر دیا کہ اگر کسی تاجر، ساہوکار کو بازار سے لوٹتے وقت دیر ہوجاتی تو وہ اپنی قیمتی سرمایہ اور ساز وسامان بطور امانت خلف اکبر کے حوالے کردیتے، اس امید و یقین کے ساتھ کہ دوبارہ مل جائیگا اور ایسا ہی ہوتا رہا، لوگوں کے اعتماد و بھروسہ کو آپ نے کبھی متزلزل نہیں ہونے دیا۔ امانت و دیانتداری کی وہ مثال پیش کی جو رہتی دنیا تک زندہ وجاوداں رہے گی۔ کسی کے یہاں کوئی بھی ناگزیر مسئلہ یا معاملہ درپیش ہوتا تو اس کے حل اور فیصلہ کیلئے آپ ہی کی طرف لوگ رجوع کرتے اس اعتماد و اعتقاد کے ساتھ کہ آپ جو بھی حل یا فیصلہ کریں گے وہ بجا اور حق بجانب ہوگا۔ یہ اعتماد فقط مسلمانوں ہی میں نہیں بلکہ غیر مسلموں میں بھی تھا، وہ اپنے معاملات کو آپ ہی کی عدالت میں پیش کرتے جس کا فیصلہ انتہائی سنجیدگی، حق بجانب ہوکر کرتے، غیر مسلم بھی آپ کے دل وجان سے امانت داری وخودداری اور عدل وانصاف کے مرید تھے۔

ہاں! یہ تمام فضائل ومناقب، عزت وشہرت اور محبوبیت ایسے مفت میں حاصل نہیں ہوگئیں، بلکہ یہ تمام کے تمام اللہ تعالیٰ پر مکمل توکل وبھروسہ اور مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع واطاعت وخدمت خلق کے بیلوث جذبہ وحوصلہ کی وجہ سے ملیں، اور یہی مومن کامل کی پہچان وعلامت ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے خلق خدا کا دل ان کی محبت وعقیدت سے سرشار ہونا شروع ہوجاتا ہے، اور ان کی ذات والا صفات سے اپنے دینی ودنیوی رشتے کو جوڑ کر لوگ فخر محسوس کرتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو یہ انعام اور بدلہ عطا فرماتا ہے جس کا تصور بڑے بڑے دنیا کے شاہ وسلاطین بھی نہیں کرسکتے۔

''براؤں شریف میں مستقل قیام وسکونت''

خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء کو وطن عزیز براؤں شریف میں کھیت اور گھر بھی حصے میں ملا تھا، برادران عزیز اور والدین کریمین کے مزارات بھی یہیں پر تھے، آپ اسنگواں میں تبلیغ دین متین کیلئے زندگی کے اکثر حصہ گزار چکے تھے لیکن معمول میں یہ بھی شامل تھا کہ آپ بلاناغہ جب تک والدین کریمین بقید حیات تھے اور وصال کے بعد بھی بغرض دیدار و زیارت براؤں شریف آیا کرتے تھے۔ رشتے کی بقا و استحکام کیلئے اور بچوں و برادران عزیز کی ہمہ وقت کی اصرار پیہم کو مدنظر رکھتے ہوئے دوبارہ وطن عزیز میں قیام وسکونت کا مستقل ارادہ بنالیا۔ حصے میں ملے ہوئے گھر کو دوبارہ تعمیر کر اسی میں زندگی کے روز وشب گزارنے لگے۔ برادران عزیز میں غایت درجہ الفت ومحبت تھی، ہر روز ایک دوسرے سے ملاقات کے ذریعہ حال خیریت لیتے۔ کسی بھی قسم کی کوئی رنجش یا خلش نہ رکھتے، ہر چھوٹے بڑے مسائل باہمی اتفاق و آرا سے حل کر لیتے، آپسی ربط و تعلق مضبوط و مستحکم بنائے رکھنے کیلئے ایک دوسرے کے جذبات اور منصب کا خیال رکھتے، والد ماجد حضور شعیب الاولیاء کے معمولات زندگی کو اپنے لئے مشعل راہ اور زندگی کا نصب العین تصور کرتے۔ مختصراً! یہ کہ خلف اکبر ہونے کا حق نہایت سنجیدگی اور طمانت و متانت سے ادا کرتے اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ فیض یافتہ و تربیت یافتہ شعیب الاولیاء تھے یہ سب ان کی ولایت و کرامت کی کرشمہ سازیاں تھیں۔

خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء نے زندگی کے باقی ایام براؤں شریف میں

گزارے اور اسی مقدس سرزمین پر آپ کا وصال مبارک ہوا۔ آب کا مزار مبارک براؤں شریف کے عام قبرستان میں ہے اور مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔

حضرت حافظ وقاری غلام احمد صاحب قبلہ علیہ الرحمہ صدر شعبۂ حفظ وقرأت دارالعلوم اہلسنّت براؤں شریف نے بتایا تھا کہ مصلحت خداوندی تھی یا یوں کہیں خدا کو منظور نہیں تھا ورنہ خانقاہ یارعلویہ کے سجادہ نشین خلف اکبر ہی ہوتے، اس لئے کہ آپ ان تمام اوصاف جمیلہ کے حامل و مالک تھے جو ایک پیر اور صاحب سجادہ کیلئے موزوں اور ضروری ہے۔

بہرکیف! آپ کی زبان میں اللہ تعالیٰ نے کمال کی شفا بخشی تھی، جسے بھی ایک بار دعا کے ذریعہ دم وغیرہ کر دیتے وہ مکمل شفایاب ہوجاتا، خود خلیفہ صاحب قبلہ جو خلف اکبر کے بڑے چہیتے تھے وہ بیمار، پریشان حال، یا آسیب زدہ لوگوں کو خلف اکبر کے پاس بھیج دیتے اور کہتے ہمارے بڑے بھائی کے پاس چلے جاؤ وہ دعا کردیں گے تو شفامل جائیگی۔ بارہا کا مشاہدہ رہا کوئی آپ کی بارگاہ سے خالی دامن محروم واپس نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے بڑا کمال بخشا تھا خانوادے میں بڑی عزت تھی۔ والدین کے بڑے چہیتے اور دلارے تھے اور عوام وخواص بھی بڑی قدر کی نگاہوں سے دیکھتی تھی۔

وصال

آپ نے پوری زندگی اطاعت خداورسول میں گزاری، فروغ اسلام وسنیت اور اعلائے کلمۃ الحق وفرائض وواجبات کی ادائیگی کرتے رہے، بالآخر ہر آن آخر موت ہے، لیکن کامیاب وکامران زندگی گزار کر وصال حق ہوئے۔

۲۸؍ جمادی الآخر مطابق ۲۸؍ دسمبر ۱۹۸۹ء جمعرات کا دن گزار کر شام ۷؍ بجکر ۵؍ منٹ پر روح قفس عنصری سے آزاد ہوکر مالک حقیقی سے جاملی۔ آپ گاؤں کے عام قبرستان میں مدفون ہیں۔

ابر رحمت تیری مرقد پر گہرباری کرے
حشر تک شان کریمی نازبرداری کرے

آپ نے اپنے پیچھے چار صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں چھوڑے، جن کا مختصر اور اجمالی تعارف آگے ملاحظہ فرمائیں گے۔

’’خلف اکبر کی اولادوں کے مختصر حالات اور تعارف‘‘

فرزند اوّل:۔ سب سے بڑے صاحبزادے الحاج **صوفی محمد یوسف** صاحب قبلہ (بانی مدرسہ و دارالعلوم فیضان شعیب الاولیاء لکھنؤ) و خلیفۂ مختار الاولیاء براؤں شریف (یوپی)

الحاج محمد یوسف صاحب خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء کے فرزند اکبر ہیں، آپ کی ولادت براؤں شریف میں ہوئی اور وہیں پر تعلیم و تربیت ہوئی، داداجان حضور شعیب الاولیاء کی گود میں پرورش پاکر پروان چڑھے۔ آپ نے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم حاصل کی جس کی بنا پر سرکاری ملازمت حاصل ہوئی، نوابوں کے شہر لکھنؤ میں ملازمت کے ساتھ دین کی تبلیغ و اشاعت میں بھی سرگرم رہے اور بعد میں آپ نے اپنے دادا حضور کے نام سے ایک دارالعلوم بھی قائم کیا (دارالعلوم فیضان شعیب الاولیاء) جو آج اپنی مثال آپ ہے، اتنی قلیل مدت میں اس قدر ترقی پزیر ہونا

یہ فیضان شعیب الاولیاء ہی ہے جو آج مرکزی حیثیت کا مالک ہے۔

لکھنؤ شہر واطراف میں آپ ایک متقی بزرگ، عامل اور کامل پیر کی حیثیت سے معروف ہیں، آپ کی خدمات دین متین متبع ملت مصطفیٰ دیکھ کر مختلف پیران عظام نے سند خلافت واجازت سے نوازا، جس میں خلیفہ مختار الاولیاء کی حیثیت سے زیادہ مشہور ہیں، آپ کے مریدین ومحبین ہندوستان کے مختلف صوبوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ میری انفرادی آرا یہ ہے کہ عہد رواں میں خانوادۂ حضور شعیب الاولیاء میں آپ کی طرح متقی و پرہیز گار دوسرا کوئی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دور جدید اور پر فتن حالات میں بھی خلق خدا جوق در جوق آپ کے دامن صدق وصفا سے منسلک ہو رہی ہے۔

فرزند دوم:۔ نبیرۂ حضور شعیب الاولیاء صاحبزادہ حضرت علامہ ومولانا الحاج الشاہ سید **محمد یونس علوی قادری اشرفی علیہ الرحمہ**، خلیفہ حضور مخدوم ثانی حضور علامہ کمیل اشرف الجیلانی کچھوچھہ مقدسہ)

آپ خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء کے دوسرے صاحبزادے ہیں، آپ کی ولادت ۱۰ر دس مئی 1952ء میں براؤں شریف میں ہوئی، ابتدائی تعلیم والد گرامی سے حاصل کی اعلیٰ تعلیم کے لئے دار العلوم اہل سنت فیض الرسول میں داخل ہوئے اور یہاں سے سند دستار فضیلت حاصل کی۔ مزید تعلیمی تشنگی بجھانے کیلئے مرکز اہل سنت بریلی شریف تشریف لے گئے۔ امام عشق ومحبت مجدد دین وملت حضور سیدی سرکار اعلیٰ حضرت کے مدرسہ منظر اسلام میں داخلہ لیا، اور عرصۂ دراز علمی تشنگی بجھاتے رہے۔ بالآخر گہوارۂ فیض وکرم ومرکز علم وادب منظر اسلام سے فارغ ہوئے جہاں جید علماء

مشائخ کے مقدس ہاتھوں دستار باندھی گئی۔فراغت کے بعد دادا حضور کے مشن پر چل کر دعوت و تبلیغ، تحریر و تقریر اور درس و تدریس کے ذریعہ عوام وطلبائے علوم دین نبویہ کو علمی فیضان سے خوب خوب سیراب کیا۔ ملک کے کئی صوبوں اور شہروں میں امامت و خطابت بھی کیا، مدارس میں درس و تدریس بھی کیا، کئی مساجد و مدارس کی بنیاد ڈالی، دادا حضور کے مشن کو عام کرنے میں ہر ممکن کوشش کیا، انہیں جذبہ وحوصلہ اور خدمت کو دیکھتے ہوئے وقت کے جید پیر علامہ الحاج سید کمیل اشرف الجیلانی نے ممبئی کے ایک عظیم الشان جلسہ میں سند خلافت واجازت عطا کیا۔لیکن آپ نے پیری مریدی کو اپنا ذریعہ معاش نہیں بنایا، کیوں کہ آپ رائج الوقت، پیشہ وارانہ انداز پیری مریدی سے بہت بیزار تھے۔ روزمرہ کی ضروریات و اخراجات کی تکمیل کے بعد معمولات کے مطابق تسبیح وتحلیل اور اوراد و وظائف میں مشغول رہتے۔ تصنع اور ریا کاری سے بہت دور رہتے، دنیاوی عیش وعشرت اشتہار وتشہیر کے ہرگز خواہاں نہ رہتے، خانوادہ کے دیگر پیران عظام سے علیحدہ اور مختلف رہتے۔ اپنے برادران کے تئیں احبا، اعزاء، اقربا میں فیاضی وفراخ دلی کیلئے مشہور تھے۔ اور آخر ایام میں حصول معاش کے سلسلے میں ممبئی عظمیٰ میں رہے۔ ایک دن مجھ (راقم) جوان کالڑکا ہوں، سے کہنے لگے کہ بیٹا یہ میرا ممبئی کا آخری دورہ ہے، میری زندگی اتنی نہیں کہ دوبارہ ممبئی کا سفر کرسکوں، تندرست و توانگر ہونے کے سبب اس جانب مکمل توجہ نہ ہوسکی کہ ایسا کیسے ہوسکتا ہے لیکن جب آپ گھر براؤں شریف تشریف لے گئے تو یقینا دوبارہ نہیں آئے۔ آپ باعتبار معمولات زندگی اوراد و وضائف میں مشغول رہنے لگے، ایک روز بعد نماز فجر اوراد ووظائف میں مشغول تھے اسی اثناء سینے میں درد کا احساس ہوا اور زیادہ سے زیادہ

۳۰ رمنٹ آدھا گھنٹہ درد رہا اس سے پہلے کہ ڈاکٹر وغیرہ کے پاس لے جاتے آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ 25 رصفر المظفر مطابق 26 رنومبر 2016ءکو یہ سانحہ ارتحال پیش آیا۔ خبر موصول ہوتے ہی میرا ہوش غائب ہو گیا، میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا کہ میں کیا کروں دوسری جانب اعتبار بھی نہیں ہو رہا تھا کہ یہ موصولہ خبر یقینی ہے، کیوں کہ ابھی چند ہی روز ہوئے تھے بصحت وعافیت ممبئی سے گئے ہوئے، لیکن خبر صادق نے حد درجہ صدمے میں ڈال دیا ایسا لگا کہ جیسے مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہوں، میرے گھر اور خاندان میں صف ماتم بچھ گئی، لیکن

آج ہم کل تمہاری باری ہے　　　موت سے کس کو رستگاری ہے
گلاب کھلتے تھے کل جس کے مسکرانے سے　　　اداس چھوڑ گیا وہ ہر ایک موسم کو

فرزند سوم:۔ نبیرۂ شعیب الاولیاء مخیر قوم وملت سیّد علی مرتضیٰ علوی۔

آپ خلف اکبر کے تیسرے صاحبزادے ہیں، شروعاتی تعلیم وتربیت والد گرامی سے حاصل کی اس کے بعد ادارہ فیض الرسول سے تعلیم حاصل کی۔ آج آپ ممبئی عظمیٰ میں اعلیٰ پیمانے پر تجارت کرتے ہیں اور دینی، ملی، سیاسی، سماجی کاموں میں مصروف وسرگرم ہیں۔ علماء، فضلاء و ائمہ کی دل وجان سے قدر کرتے ہیں، اپنے دادا حضور شعیب الاولیاء اور والد محترم کا عرس بڑے پیمانے پر ممبئی گوونڈی کی سرزمین پر مناتے ہیں، جس میں ہزاروں لوگ شرکت فرما کر فیضان شعیب الاولیاء سے فیضیاب ہوتے ہیں نیز اس حسین موقع کا لوگ بے صبری سے انتظار کیا کرتے ہیں، اور اسی طرح عرس غریب نواز کے موقع پر اجمیر شریف میں درگاہ سے متصل ایک عظیم الشان جلسہ عام ولنگر عام کا انعقاد کیا کرتے ہیں، جس میں لوگ شرکت فرما کر غریب نواز کے

فیضان کرم سے مالا مال ہوتے ہیں۔جن اعراس میں ملک کے منفرد اور عظیم شخصیات علماء خطباء شعراء کی شکل میں شرکت کرتے ہیں۔غرباء ومساکین کا خیال رکھتے ہوئے ان کا تعاون بھی کرتے ہیں۔

فرزند چہارم:۔ہم شبیہ شعیب الاولیاء معمار قوم وملت **سیّد علی احمد علوی**۔

یہ خلف اکبر کے چوتھے اور سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں، ابتدائی تعلیم والد گرامی سے حاصل کی اعلیٰ عصری تعلیم کے حصول کے لئے شہر لکھنؤ تشریف لے گئے اور لکھنؤ یونیورسٹی سے گریجویشن کیا اس کے بعد انجینئرنگ کی پڑھائی کیلئے ممبئ عظمی آئے اور راجا رام باپو کالج اسلام پور سانگلی سے انجینئرنگ کی پڑھائی مکمل کی عصری تعلیم کے اعتبار سے خانوادۂ یار علویہ میں سب سے زیادہ تعلیم یافتہ ہیں، ممبئ میں مقیم ہیں اور اعلیٰ پیمانے پر تجارت کرتے ہیں، ساتھ ہی ساتھ دینی کاموں میں بھی سرگرم رہتے ہیں۔غریب و ملفس کی مدد بھی کرتے ہیں، علمائے کرام کا بے حد ادب واحترام کرتے ہیں، ممبئ گوونڈی کے سالانہ عرس شعیب الاولیاء میں مکمل شریک رہتے ہیں اس کے انتظام وانصرام میں بھائی کے شانہ بہ شانہ رہتے ہیں اور تعاون کیلئے ہاتھ بھی کشادہ رکھتے ہیں۔دادا حضور شعیب الاولیاء کے مشن کو فروغ دینے کیلئے ہر ممکن سعی و کوشش کرتے رہتے ہیں۔

''نسبی وخاندانی مشہور ومعروف بزرگ''

تمہید:۔جس ملک ہندوستان میں ہم چین وسکون کی سانسیں لے رہے ہیں اور امن و امان کی خوشگوار زندگی جی رہے ہیں یہ اتنی آسانی سے ہاتھ نہیں آتی بلکہ اس ملک

ہندوستان کو دارالامن و دارالاسلام بنانے میں خصوصاً مجاہدین اسلام وصوفیائے دین اور علمائے ربانیین نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے، بے بہا قربانیاں پیش کر کے گلشن ملک ہندوستان کو سرسبز وشاداب کیا ہے۔ انہیں مجاہدین اسلام میں ایک نمایاں نام سید الشہداء فی الہند سید سالار مسعود غازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے اور ساتھ ہی ساتھ حضرت سیف الدین سرخرو سالار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی، جنہوں نے اسلام کی احیاء و بقاء کی خاطر کفار ومشرکین سے جنگیں لڑی اور اس کی حفاظت کرتے ہوئے جام شہادت نوش فرمائے۔ انہیں مجاہدین اسلام کے لہو کی نکہت و رنگت کی برکتیں ہیں کہ ملک ہندوستان میں ہر چہار جانب اسلامی علم و پرچم بڑے آن وبان شان سے لہرا رہا ہے۔

''جد اعلیٰ سید سرخرو سالار کی ملک ہندوستان میں آمد''

شہید اعظم فی الہند حضور سید سالار مسعود غازی علیہ الرحمہ کو کون نہیں جانتا، ملک ہندوستان کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ اور ان کی ذات وشخصیت سے بخوبی واقف وآشنا بھی ہے، آپ نے ہی ہندوستان کی سرزمین کو اسلام کیلئے سر کیا اور اسے مسلمانوں کیلئے لالہار بنایا۔ آپ نے کم عمری ہی میں فن حرب وضرب کو سیکھ کر مہارت حاصل کیا۔ ۹/۱۰ سال کی عمر سے ہی سالار لشکر بن گئے تھے ایسا کیوں نہ ہو اولاد علی ہیں جن کے لہو کے ایک ایک قطرے میں جوش جہاد اور جذبۂ ایمانی وشجاعت حیدری کا طوفان ہے، ان کے لئے عمر کی قید کی کوئی حیثیت نہیں۔ الغرض آپ نے ہندوستان کے بہت محاذ کو سر کیا اور فتح وظفر کا سہرا اپنے سر باندھا۔ لڑتے لڑتے جب آپ دہلی کے قریب پہنچے تو وہاں سے تقریباً بارہ کوس کی دوری پر راجہ رائے مہیپال نے آپ کی فوج پر حملہ کر دیا

اس کے لشکر کی تعداد تیرہ لاکھ نوے ہزار تھی، اپنی فوجی طاقت پر انتہائی مغرور و متکبر تھا، کسی کو خاطر میں نہیں لاتا تھا، سید سالار مسعود غازی علیہ الرحمہ نے اس کے حملے کا منھ توڑ جواب دیا، طرفین سے فوجوں میں گھماسان کی لڑائی ہوئی جو ایک ماہ اٹھارہ روز تک مسلسل جاری رہی، طرفین کی فوجیں اپنی شجاعت و بہادری کا مظاہرہ کرتی رہیں، مگر اس طویل اور زبردست معرکہ میں فتح و شکست کا فیصلہ کسی کے حق میں نہ ہوسکا، اس معرکہ آرائی میں بہت سے مجاہدین جام شہادت نوش کیئے۔ سید سالار مسعود غازی علیہ الرحمہ بہت متفکر اور ملول خاطر ہوکر بارگاہ خداوندی میں فتح و نصرت کی دعا فرمائی، اسی اثنا یک بیک شور مچا کہ (غزنی) سے حضرت سیف الدین سالار سرخرو رحمۃ اللہ علیہ ایک لشکر جرار لیکر آگئے ہیں، اتنا سننا تھا کہ مجاہدین اسلام کے جذبۂ جہاد میں طوفان پیدا ہوگیا، حضرت سیف الدین سرخرو سالار نے تمام مجاہدین اسلام کے ساتھ مل کر مدمقابل اور مخالف لشکر پر اتنا زبردست اور پرزور حملہ کیا کہ دشمن کے لشکر و سپاہ پسپا ہوگئے، اور اسلامی فوج کو فتح و ظفر نصیب ہوئی۔ اور شہر دہلی ۴۲۰ھ میں دارالاسلام بن گیا۔ اس کے بعد بہرائچ شریف کا تاریخی معرکہ پیش آیا، جس میں حضرت سید سالار مسعود غازی و حضرت سید سیف الدین سالار سرخرو علیہما الرحمہ اپنے رفقاء اور مجاہدین اسلام کے ساتھ جام شہادت نوش کیئے۔ حضرت سید سالار مسعود غای علیہ الرحمہ غیر شادی شدہ تھے اس لئے ان سے کسی اولاد کا تصور ہی نہیں، لیکن حضرت سید سیف الدین سالار سرخرو شادی شدہ تھے اور غزنی سے مع اہل و عیال آئے تھے انہیں کی اولادوں میں سے اکیسویں پشت میں خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء محمد یعقوب علی ہیں جن کے ذکر جمیل سے یہ کتاب مہک رہی ہے۔

''ہندوستان میں علوی سادات اور ان کی نسلیں''

خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء کے آباؤ اجداد کی نسل پاک ہندوستان میں جس بزرگ کے ذریعہ پھیلی وہ ہیں حضرت شاہ عطاء اللہ غازی جو خلف اکبر کی انیسوی پشت کے جد اعلیٰ ہین ان کے تین صاحبزادگان تھے۔ (۱) سالار اصفر الدین (۲) سالار ساہو (۳) سالار سیف الدین۔

سالار اصفر الدین غزنی ہی میں رہ گئے، اس وجہ سے ہندوستان میں ان کی نسل نہیں ہے۔ سالار ساہو حضرت سید سالار مسعود غازی علیہ الرحمہ کے والد ماجد ہیں جن کا انتقال مقام ستھرک (ضلع بارہ بنکی) میں ہوا، وہیں آپ کا مزار پاک ہے، انہوں نے صرف ایک اولاد (غازی سرکار) کو چھوڑا۔ آپ غیر شادی شدہ تھے، ۱۹؍سال کی عمر میں راہِ حق میں بہرائچ شریف ۱۴؍رجب المرجب ۴۲۵ھ معرکہ بہرائج میں شہید ہوئے۔

''حضرت سالار سیف الدین سرخرو علیہ الرحمہ''

آپ حضرت سید سالار مسعود غازی علیہ الرحمہ کے چوتھے چچا محترم ہیں، آپ ۱۳؍رجب المرجب ۴۲۴ھ موجودہ شہر بہرائچ سے دس فرلانگ دور، درگاہ شریف سے چھ فرلانگ کے فاصلے پر جنوب ومغرب معرکۂ بہرائچ میں شہید ہوئے ان کا مزار مقدس بھی وہیں ہے۔ حضرت سید سالار سیف الدین سالار علیہ الرحمہ کے تین صاحبزادے تھے۔ (۱) محمد صالح (۲) ظفر الدین (۳) سالار محمد۔ یہ تینوں حضرات

سید سالار مسعود غازی علیہ الرحمہ کے چچازاد بھائی ہیں۔ انہیں کی نسل ہندوستان میں فروغ پائی اور اسی نسل کے لوگ براؤں شریف اور ہندوستان کے مختلف شہروں میں آباد ہیں۔

شیخ المشائخ شعیب الاولیاء صوفی مولٰینا الشاہ محمد یار علی علوی خاندانِ مولا علی کے ایک عظیم چشم و چراغ

یہ خلف اکبر کے والد ماجد علیہ الرحمہ ہیں ان کی ولادت باسعادت ۱۳۰۷ھ، براؤں شریف میں ہوئی آپ نے تعلیم وتربیت اپنے والد ماجد صوفی فجر علی سے لی۔ جو ایک متقی، پرہیزگار، دوراندیش، طبیب حاذق، پابند صوم وصلوٰۃ اورتہجد گزار بزرگ تھے۔ آپ پوری زندگی دعوت وتبلیغ کا کام انجام دیتے رہے، اسی دعوت اعلاء کلمۃ الحق کی کرشمہ سازیاں ہیں کہ ہندوپاک کے بیشمار افراد آپ کے بدست دائرے اسلام میں داخل ہوئے۔ عہد آخر کے جید صوفیوں میں آپ کی ذات نمایاں نظر آتی ہے۔ آپ نے بوریہ نشینی کے باوجود عوام وخواص کی اصلاحات کی عوام کو دینی تعلیم کی ترغیب وتلقین کی، جگہ بہ جگہ مساجد تعمیر کرائی، گاؤں گاؤں میں مدارس قائم کرائی، خانقاہ تعمیر کرائی اور سب سے عظیم اور نمایاں یہ کہ دارالعلوم اہل سنّت فیض الرسول کی بنیاد ڈالی جو آج برصغیر ہندو پاک اور دنیا کے کونے کونے میں مشہور ومعروف ہے۔ اور کامیاب اداروں میں ایک ہے، جس میں ملک کے ممتاز و مائے ناز علماء، فضلاء خدمت درس وتدریس پر معمور ہیں اور تشنگانِ علوم دین نبویہ کو سیراب کررہے ہیں۔ جو علم و

فضل اور تقویٰ وتصلب فی الدین میں اعلیٰ شان اور امتیازی حیثیت رکھتے ہیں، جن کی محنتوں اور کاوشوں کی وجہ سے یہاں کے فارغ التحصیل ملک و بیرون ممالک میں ایک خاص مقام اور وقار رکھتے ہیں۔ دنیا کے گوشے گوشے میں وعظ وخطابت تدریس وتبلیغ و تحریر کے ذریعہ اپنا اور ادارے کا نام روشن کرنے میں کامیاب ہیں۔

حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کی پوری زندگی خلق خدا کیلئے ایک نمونہ ہے، خاص کر آج کے رسمی پیر و مرید کیلئے جیاس کہ مشاہدات میں ہے کہ ''پیر'' اپنے مرید کی دولت وغنا سے محبت رکھتا ہے، اس امید پر کہ جب تک مرید کے پاس دولت رہے گی ''پیر'' کی زنبیل بھرتی رہے گی۔ اور مرید کو بھی کیا کہنے، ایسے ''پیر'' کو معاذ اللہ مالک جنت تصور کرتا ہے، یہ سوچ کر کہ اگر پیر صاحب کے دامن سے وابستگی رہے گی تو جنت مفت میں ہاتھ آجائیگی۔ اس کے علاوہ بہت سے مفاد زیر فکر ونظر ہیں۔ حاصل کلام یہ کہ طرفین سے فقط استفادہ کا لامتناہی ایک سلسلہ ہے جو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ آج کے ''پیر'' ''الا ماشاء اللہ'' جو شکم پروری کیلئے پیری مریدی کو حصول دولت و دنیا کا طریقہ اور آل تصور کر بیٹھے ہیں اور تقوی طہارت، صوم وصلوٰۃ کی پابندی فرائض و واجبات اور سنن ومستحبات کی ادائیگی ان کے لئے بے معنی ہے۔ عقائد ونظریات کی پختگی، دعوت وتبلیغ کا جذبۂ حسن، علوم دین نبویہ کا فروغ اور اہل سنت و جماعت کے معمولات ان پیروں کی نظر میں کوئی اہمیت ووقعت نہیں رکھتے۔ آج کے پیران عظام کو حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کی زندگی اور سیرت کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ آپ نے پچاس سال تک تکبیر اولیٰ کو فوت نہیں ہونے دیا۔ آپ کا ایک قول عظیم جو آب زر سے لکھنے کے لائق ہے۔ فرماتے ہیں کہ نماز تو نماز جماعت تو جماعت جب تکبیر اولیٰ نہ

چھوٹنے پائے تو یہی نماز اللہ سے ملادیگی۔ آپ نے فروغ اہل سنت کیلئے پوری سرمایۂ زندگی داؤں پر لگادیا تاکہ گلشن اہل سنت کی نکہتیں مدھم نہ پڑ جائیں۔

تعلیم و تعلم، درس و تدریس کے ذریعہ علوم دین نبویہ کو عام تر کیا، اسلاف و اکابرین کے معمولات کو عوام اہل سنت میں رائج کیا، اجتماعات اور جلسہ وجلوس کر کے عوام کی اصلاح کرائی، عقائد حقہ یعنی اہل سنت و جماعت کے افکار و نظریات کی اشاعت کی باطل فرقوں کی سرکوبی کیلئے علماء حق اہلسنّت و جماعت کی ایک منظم ٹیم تشکیل دی جو ملک کے کونے کونے میں جا کر فروغ اہل سنت کے لئے کام کرتے رہے۔ کئی علماء ایسے بھی ہیں جن کے گھر کے مکمل اخراجات اپنی ذمہ کرم پر لئے رہے، آپ نے وہ مخلصانہ کردار پیش فرمایا جس کی نظیر پیش کرنے سے دنیا عاجز و قاصر ہے۔

آپ علماء حق کی بے حد احترام فرماتے، دل و جان سے زیادہ قریب جانتے ہر قدم تحفتاً و ہدیۃً انہیں نوازتے رہتے۔ مریدین و متوسلین سے کبھی ایک پائی نہ لیتے بلکہ اپنی جیب خاص سے عطا کرتے رہتے۔ آپ کی فیاضی اسی طرح عام و تام تھی جو اولاد علی کا شیوہ ہے۔

اسی وجہ سے میرا وجدان یہ کہتا ہے کہ اگر آج کے رسمی ''پیران'' حضور شعیب الاولیاء کی سیرت کا مطالعہ کریں تو ممکن ہے ان کے دل پہ جمے ہوئے گرد و غبار صاف ہوجائیں اور پیری مریدی کا صحیح مفہوم سمجھ جائیں۔ لیکن افسوس صد افسوس!

آہ اسلام ترے چاہنے والے نہ رہے　　　جس کا تو چاند تھا افسوس وہ ہالے نہ رہے

”شجرۂ نسب خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء“

خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء محمد یعقوب علی

بن محمد یار علی

بن فجر علی

بن خورشید علی

بن خان محمد

بن عبدالمنان

بن عبدالرحمن

بن خدا بخش

بن سالار بخش

بن محمد علی

بن ہدایت علی

بن جان محمد

بن تاج محمد غازی

بن محمد داؤد

بن محمد قاسم

بن سالار محمد تاج

بن سالار محمد

بن سالار سیف الدین سرخرو

بن عطاء اللہ غازی

بن طاہر غازی

بن طیب غازی

بن اشرف غازی

بن عمر غازی

بن ملک آصف غازی

بن شاہ بطل غازی

بن عبدالمنان غازی عرف فریدالدین

بن محمد بن حنفیہ

بن سیدنا علی ابن علی طالب کرم اللہ وجہہٗ

منقبت: درشان خلف اکبر حضور شعیب الاولیاء

پیکر جودوسخا ہیں حضرت یعقوب علی
نازش صدق وصفا ہیں حضرت یعقوب علی

مذہب ومسلک کی تحفیظ و سیانت کے لئے
ہر گھڑی دل سے فدا ہیں حضرت یعقوب علی

ساقئ کوثر کے صدقے میں سر محشر میرے
مغفرت کے آسرا ہیں حضرت یعقوب علی

جسکی ذات پاک نے اک عہد روشن کردیا
وہ ہدایت کی ضیا ہیں حضرت یعقوب علی

زہدوتقوی میں مثیل و پرتو یار علی
نور نظر حنفیہ ہیں حضرت یعقوب علی

جس نے ایوان وہابیت کو لرزہ کردیا
آپ وہ شیر رضا ہیں حضرت یعقوب علی

آفت و رنج و الم اورغم مجھے کیوں کر رہے
دافع رنج و بلا ہیں حضرت یعقوب علی

تھام لو دامن تمہیں گر کامیابی چاہیے
کامیابی کی بنا ہیں حضرت یعقوب علی

غوث وخواجہ،سرخرو سالار کے صدق وطفیل
گنج فیض بے بہا ہیں حضرت یعقوب علی

کیا نہیں ملتا ہے ان سے بس سلیقہ چاہیے
ہر خوشی کرتے عطاء ہیں حضرت یعقوب علی

رد نہیں ہوتی کسی کی طلب حاجت اے حفیظؔ
ایسے وہ حاجت روا ہیں حضرت یعقوب علی

عبدالحفیظ قادری علیمی گونڈوی

खल़्फे अकबर हुजूर शुएबुल औलिया

सूफी मुहम्मद याकूब अली

अलैहिर्रहमह

एक तआरूफ

Khalfe Akbar Huzoor Shoebul Auliya

Sufi Mohammad Yaqoob Ali (A.R.)

EK TA'ARUF

Taleef

Nabira-e-Shoebul Auliya wa Khalfe Akbar Huzur Shoebul Auliya

Dr. Sayyed Gulam Hasnain Alvi

(B.U.M.S., Gold Medalist Jaipur)

Barawan Sharif, Dist. Siddharth Nagr (U.P.)